

یہ غزل ۸۴۱ء کے دیوان میں چھپی تھی، گویا یہ قلعے کے ساتھ ملازمت کے تعلق سے پیشتر کی ہے۔ لہذا قرینہ یہی ہے کہ میرزا کے پیش نظر امیر خسرو ہوں۔ لیکن عموماً یہی سمجھا گیا ہے کہ اشارہ ابو ظفر بہادر شاہ کی طرف ہے۔

خسرو، شیریں اور مرزہ کی مناسبت واضح ہے۔

### ۱۔ لغات۔

ہولِ دل : ہول  
بہ معنی خوف، ہولِ دل  
ایک بیماری ہے،  
جس میں دل دھڑکنے  
لگتا ہے اور اختلاج  
شروع ہو جاتا ہے۔

واں اس کو ہولِ دل ہے، تو یاں میں ہوں شرمسار  
یعنی، یہ میری آہ کی تاثیر سے نہ ہو  
اپنے کو دیکھتا نہیں، ذوقِ ستم تو دیکھ  
آئینہ تا کہ دیدہ پنچیر سے نہ ہو

تشریح : محبوب کو ہولِ دل کی بیماری ہو گئی ہے اور میں یہاں  
نادم و شرمسار بیٹھا ہوں کہ یہ کہیں میری آہ و فغاں ہی کا اثر نہ ہو۔  
کبھی تو یہ عالم ہوتا ہے کہ جس آہ و فغاں سے سورج میں شگاف پڑ  
جائے، وہ محبوب کے دل پر خس برابر اثر نہیں رکھتی اور کبھی خوش فہمی کا یہ  
عالم ہوتا ہے کہ محبوب کو ہولِ دل کی بیماری ہوئی اور عاشق نے سمجھ لیا  
کہ یہ میری آہ کا اثر ہے اور آہ کے کرنے پر شرمندہ ہیں۔

### ۲۔ لغات۔ تاکہ : جب تک۔

پنچیر : شکار۔

تشریح : محبوب کا ذوقِ ستم ملاحظہ فرمائیے کہ جب تک کسی جانور کو  
شکار کر کے نہ لائے اور اس کی آنکھوں کو آئینہ بنا کر سامنے نہ رکھے،